مولانا عزیز زبیدی
منشی دار برٹن - (شیخوپورہ)

الهدية الثمينة للمرأة المسلمة

خاتونِ مسلم کیلئے قیمتی ہدیہ!

مختلف زمانوں میں مختلف ائمہ اور علمائے حق چالیس چالیس حدیثوں کے گلدستے تیار کر کے ملتِ اسلامیہ کو پیش کرتے آ رہے ہیں جن کا اب کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ اور وہ سب حسبِ ضرورت اور حسبِ حال مرتب ہوتے رہے ہیں۔ جن سے خلقِ خدا کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اس سے تبلیغِ دین، نشرِ سنت اور اشاعتِ حدیث کے سلسلہ کو کافی استحکام نصیب ہوا ہے۔

حضورؐ سے ایک روایت آئی ہے کہ جس شخص نے میری امت کیلئے، میری سنت کی چالیس حدیثیں یاد کیں، میں اسے قیامت میں اپنی شفاعت میں داخل کرونگا۔ گو روایتی حیثیت اس کی شایانِ شان نہیں ہے تاہم اسے قبولِ عام حاصل ہے۔ اس لئے امامانِ دین نے اس کو بنیاد بنا کر اربعینات کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

ماضی قریب میں ہمارے بہت سے اکابر نے بھی یہ اربعینیں مرتب فرمائیں۔ ان میں سے بعض مجموعوں کی شرح اور ترجمہ کر کے ہم نے بھی عوام تک پہنچانے کی کوشش کی ہے تاکہ ہماری بھی بخشش کا ذریعہ بن جائیں۔

سب سے پہلے ہم نے حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین کی شرح ۱۹۵۱ء م ۱۳۷۰ھ میں لکھنی شروع کی تھی جس کی کچھ قسطیں جریدہ "اہلحدیث" سوہدرہ میں بھی شائع ہوئی تھیں مگر بوجوہ وہ سلسلہ قائم نہ رہ سکا جس کو بعد میں ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور میں "السنۃ السنیہ شرح اربعین ثنائیہ" کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس کو بھی خاصہ پسند کیا گیا۔

اس کے بعد ہم نے ۱۹۵۱ء میں اپنے ایک دیرینہ رفیق کے ساتھ مل کر اربعین نووی پہ کام کیا اور

راقم الحروف نے اس پر خاصی محنت کی۔ مگر رفیقِ موصوف نے اس پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے بلکہ اسے اپنی تالیف ثابت کرنے کیلئے بڑے بڑے پاپڑ بیلے۔ یہاں تک کہ انہوں نے صرف اپنے نام کا الگ ٹائیٹل تیار کیا۔ جب اس کی ان سے شکایت کی گئی تو انہوں نے اس موقعہ پر جو اندازِ صفائی پیش کیا، ہمارے لئے نہ صرف خلافِ توقع تھا بلکہ انتہائی حیرت و استعجاب کا موجب بھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اس کے بعد ۱۹۵۱ء میں اربعین نووی کی شرح، ترجمہ اور مقدمہ مرتب کر کے اسے ہم نے اپنے رفیق جناب حافظ نذر احمد صاحب کے حوالے کیا جو پہلے ہم دونوں کے نام سے ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ بعد میں ۱۹۷۵ء میں انہوں نے پانچویں بار اوپر کا ٹائیٹل صرف اپنے نام سے لگا کر شائع کیا اور بالکل توقع کے خلاف ——— ——— اللہ تعالیٰ معاف کرے!

فروری ۱۹۷۴ء میں عالمِ اسلام کے رہنما جب لاہور تشریف لائے تو دنیا نے ان کو مختلف انداز میں خوش آمدید کہا اور پیغاماتِ تہنیت بھیجے۔ لیکن ہم نے ان کے نام سیاسی نوعیت کی ایک اربعین مرتب کی جو ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور میں شائع کر کے ان رہنماؤں کو پیش کی گئی جس کو بعد میں ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ ماہنامہ "محدث" (ماہ محرم، صفر ۱۳۹۴ھ) میں بالاقساط شائع کیا گیا۔

پچھلے دنوں ہم نے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین کا بھی ترجمہ کیا اور مزید تشریح کے ساتھ ماہنامہ "ترجمان الحدیث" ماہ صفر، ربیع الاول، والآخر) میں شائع کیا جس کو بہت سراہا گیا۔ بعض رفقاء نے ان اربعینات کو کتابی شکل میں الگ شائع کرنے کو کہا مگر مالی مجبوریوں کی وجہ سے تعمیل نہ ہو سکی۔

اس فرصت میں ہم ایک اور اربعین پیش کر رہے ہیں، جس کا تعلق بالخصوص "خاتونِ مسلم" اور اس کے شب و روز سے ہے۔ اس اربعین کے مرتب اور جامع کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد حسین فقیر دہلوی ہے۔ وہ ۱۲۴۳ھ میں قصبہ بنت ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد پنجابی، مولانا محبوب علی دہلوی، مولانا احمد علی سہارنپوری اور مولانا گنگوہی سے تعلیم حاصل کی۔

چونکہ ترجمہ بہت پرانا ہے اس لئے اصل ترجمہ میں کافی رد و بدل کرنا پڑا ہے ——— حوالے، راوی اس کی روایتی حیثیت اور تشریح پر خصوصی توجہ دی ہے تاکہ قارئین کو آسانی رہے۔

جامع رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں کتاب کا حوالہ دیا ہے اور کہیں نہیں دیا۔ اسی طرح بعض جگہ صرف راوی کے نام پر اکتفاء کیا گیا ہے، حوالے کی ضرورت نہیں محسوس کی گئی۔ اور اکثر جگہ کتاب کا حوالہ موجود ہے لیکن راوی کا نام نہیں ہے۔ رہی تشریح، سو وہ بالکل نہیں کی گئی۔ اس لئے جو جو کمی محسوس کی گئی ہے حتی الوسعہ اس کی تلافی کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کو میری نجات کا ذریعہ بنائے!

یہ اربعین خواتین کے لئے نادر تحفہ ہے۔ اگر وہ چاہیں تو آسانی سے ان کو یاد کرسکتی ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ خواتین کے ازدواجی ددر کے بارے میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے جو رسالہ تحریر فرمایا تھا، اسی اربعین کے آخر میں اس کی ایک تلخیص بھی پیش کردی جائے۔

اصل اربعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُجْتَبٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْھُدٰی وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ نُجُوْمِ الْھُدٰی۔

اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ اَحَادِیْثُ جَاءَتْ عَنْ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ کَ اَلْفَاظٌ صَدَرَتْ عَنْ صَدْرِ النُّبُوَّۃِ وَسُنَنٌ سَارَتْ عَنْ مَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ۔

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

"مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّشَھِیْدًا"

یعنی جو کوئی میری امت کیلئے دینی امور کے سلسلے میں چالیس حدیثیں یاد کریگا، اللہ تعالیٰ اس کو سمجھ والا بڑا عالم کرکے اٹھائیگا اور قیامت میں میں اس کی شفاعت کرنے والا اور گواہ رہونگا۔

فقیر محمد حسین دہلوی جو کہ حضرت ملک العلماء مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ، سلطان العلماء مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مدظلہ العالی و مولوی سید محبوب علی صاحب دہلوی و مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث کی سند رکھتا ہے۔ یہ چالیس حدیثیں مع ترجمہ و فوائد ضروریہ کے لکھتا ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم!

ح[۱]: اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔ (عن انس) رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وابن حبان عن ابی ھریرۃ واحمد والطبرانی عن عبد الرحمٰن بن عوف (ز)

لہ ترجمہ کے علاوہ الگ فوائد ضروریہ نہیں ملے سلہ ح، حدیث کی علامت ہے اور بریکیٹ ( ) میں جو حوالہ ہوگا وہ مؤلف کا ہوگا جہاں (ز) کا نشان ہوگا وہ راقم کا ہوگا۔

ترجمہ : رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

بہشتی خاتون :

جس عورت نے پانچوں نمازیں پڑھیں، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، پاکدامن رہی اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی (اس پر بہشت کے سب دروازے کھلے ہیں) وہ جس دروازہ سے چاہے، اس میں داخل ہو!

یعنی نماز اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا سے اس کا تعلق قائم ہے، روزے اس امر کے غماز ہیں کہ اس کو یہ تعلق جان سے بھی عزیز ہے۔ اور اس تعلق کی اسے یہ شرم بھی ہے کہ زندگی کو بیداغ رکھتی ہے، تاکہ یہ الزام نہ آئے کہ ع تو بھی تو ہرجائی ہے!

عائلی زندگی کا سب سے بڑا اہم اور بنیادی ستون "نظمِ خانہ" کو مضبوط اور اسے قائم و دائم رکھنا ہے ورنہ ابتری اور بدمزگی کی وہ فضا پیدا ہوسکتی ہے جس میں سب کا جینا دوبھر ہو سکتا ہے۔

گھر کا اہم رکن شوہر ہے۔ جو خاتون اس کی جائز خوشنودی کا احساس کرتی ہے وہ یہاں بھی جنت بداماں نظر آسکتی ہے اور وہاں بھی۔ اور بہمہ وجوہ اور ہمہ رنگ۔ ان شاء اللہ!

ح ۲ : مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَشَدَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ (بخاری) رواہ البخاری عن اسامۃ بن زید (ز)

عورت کا فتنہ :

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں اپنے بعد مردوں کیلئے عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑ چلا"

اس کے یہ معنی نہیں کہ عورت بری ہے بلکہ یہ ہے کہ اس میں بلا کی کشش ہے جس کی مردوں میں سہار کم ہے۔ آخر لڑھک ہی جاتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ : لوگو! ہوشیار، ہوشیار! کہیں اس کی دلآویزی تمہیں لے نہ ڈوبے!

ح ۳ : لَوْلَا النِّسَاءُ لَدَخَلَ الرِّجَالُ الْجَنَّةَ (بزاز) وفی روایۃ : لَوْلَا الْمَرْأَةُ لَدَخَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ رواہ الشقفی عن انس فی الشقفیات بسند ضعیف کذا قال السیوطی۔ قال العقنی فیہ متروک (ز)

جنت کی راہ کا روڑا :

"اگر عورتیں نہ ہوتیں (تو) مرد بہشت میں ضرور داخل ہوتے"

اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کوئی منحوس شے ہے۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ اس سلسلے کی دلچسپیاں بالآخر

مردوں کو لے ڈوبی ہیں۔ اصل قصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی تخلیق، مردوں کے سکون اور آرام کیلئے فرمائی ہے:

"هو الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منها زوجها لیسکن الیها" (پ ۹۔ الاعراف ع ۲۴)

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے چین پائے۔

مانا کہ عورت کی رفاقت تسکین کا سامان ہے۔ تاہم اتنا آرام کہ انسان کی عافیتوں کو غارت کر ڈالے آرام کا ہیضہ کہلاتا ہے، آرام جاں نہیں! بس یہی کیفیت یہاں ہے کہ انسان اس میں کھو کر رہ جائے تو ابدی عافیتیں اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

عورت کی مختلف حیثیتیں ہیں اور وہ ہر حیثیت میں انسان کے لئے بریک بن سکتی ہے۔ محرم ہے تو اس سلسلے کی ذمہ داریاں عموماً لے ڈوبتی ہیں۔ نامحرم ہے تو ہیضہ بن کر غارت کرتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب سیرت خام اور ایمان بے جان ہو۔ اگر یہ پختہ ہوں تو پھر اس سلسلے کی دلچسپیاں بھی زادِ راہ بن جاتی ہیں:

"اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ یَحْتَسِبُهَا فَهِیَ لَهٗ صَدَقَةٌ" (بخاری عن ابی مسعودؓ)

جب ایک شخص اللہ کی رضا کیلئے اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے!

بعض روایات میں آیا ہے:

"حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فِیْ امْرَاَتِكَ" (بخاری عن سعدؓ بن وقاص)

یہاں تک کہ اس پر بھی جو (لقمہ) تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے۔

غرض یہ ہے کہ عورت ذات بری نہیں ہے۔ تاہم اس کا نشہ سہارنا، پختہ سیرت، قوی ایمان اور خوفِ خدا کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

ح ۴: لَوْلَا النِّسَاءُ لَعُبِدَ اللّٰهُ حَقَّ عِبَادَتِهٖ (دیلمی عن انس بسند ضعیف۔ جامع صغیر(ز)

اگر عورت نہ ہوتی تو:

فرمایا کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی کماحقہ عبادت کی جاتی۔

یہ تکوینیات کے سلسلے کی باتیں ہیں، تشریعی نہیں ہیں۔ کیونکہ اگرچہ ایک چیز گو ہے، مگر اس سلسلے کی قدرتی تخلیقات میں اس کے عمل کو کوئی دخل نہیں ہے تو وہ چیز عنداللہ مجرم نہیں ہے۔ ہاں جو شخص اس سے غلط راہیں نکال کر خود بخود ایک غلط سمت اختیار کر لیتا ہے تو وہ شخص ضرور مجرم ہے۔ یہاں عورت کی اسی حیثیت

کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنی نوعی خصوصیات کی وجہ سے ع

دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

کا مظہر ضرور ہے تاہم اس کی وجہ سے وہ قصور وار نہیں ہے ۔ ہاں اگر انسان کی بے راہ روی میں عورت کے عمل دخل کو بھی دخل ہے اور عموماً ہوتا بھی ہے تو پھر خدا کے ہاں اس سے بھی اس کی باز پرس ہوگی مگر ایں چیزے دیگر ہے!

بہرحال یہ بات آپ کے سوچنے کی ہے ، عورت کو کوسنے کی نہیں ہے ۔ اگر بیوی اور اس کا شوہر، بیٹیا اور ماں ، بہن اور بھائی، باپ اور بیٹا بلکہ معاشرہ کی ہر خاتون اور مرد اپنی اپنی ذمہ داریوں اور حدود کو ملحوظ رکھتے ہیں تو یہ سفرِ حیات خوبی سے طے ہو سکتا ہے ۔ اور ایک دوسرے کیلئے بہترین رفیقِ سفر اور معاون ثابت ہو سکتے ہیں ، ورنہ راہ حیات کے ہر قدم پر کانٹے ، بچھو ، سانپ ، روڑے ہی روڑے محسوس ہوں گے ۔ بریکیں کھلیں گی تو یہ گاڑی کسی مہلک گڑھے میں جا گریگی یا کسی مہیب شے سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیگی ۔ اگر برق رفتاری کے عالم میں بریک لگائی گئی تو الٹ جائیگی ۔ الغرض پھر کسی بھی رخ خیر نہیں رہے گی —— خیر چاہتے ہو تو حدود میں رہو اور رکھو ، ورنہ خدا حافظ!

(باقی آئندہ ان شاء اللہ!)

وی ۔ پی آرہا ہے!

● گزشتہ ماہ جن احباب کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی ، ان کے نام عنقریب وی پی روانہ کیا جا رہا ہے ۔ یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جا چکا ہوگا ۔

امید ہے کہ قارئین وی ۔ پی ۔ وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

● جن احباب کی مدت خریداری اس ماہ (جنوری ۹۰ء) ختم ہو رہی ہے ، ان کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے —— اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر سالانہ زرتعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا آئندہ ماہ پرچہ بذریعہ وی ۔ پی ۔ وصول کرنے کیلئے تیار رہیں —— خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں ۔ شکریہ! —— والسلام! (ناظمِ دفتر)